عزت وکامرانی کے اسباب!

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

عام طور سے دنیا میں مال ودولت سے عزت آتی ہے اور حکومت سے امن وچین نصیب ہوتا ہے، لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج عرب اسلامی ممالک میں جو مال ودولت کی فراوانی ہے، غیر اسلامی حکومتیں اس کا تصور بھی نہیں کرسکتی تھیں، لیکن باوجود اس مال ودولت کے وہ عزت وطاقت سے محروم ہیں، وہ خوف زدہ وذلیل ہیں، ہر وقت اعداء اسلام کا خوف دامن گیر رہتا ہے، کسی کو امریکہ کا خوف ودبدبہ کھائے جارہا ہے اور کسی کو روسیاہ روس کی یلغار کا خطرہ لاحق ہے۔ یہ سب کچھ نتیجہ ہے اس بات کا کہ مسلمانوں کا تعلق اللہ تعالیٰ سے منقطع ہوگیا، دنیا اور دنیا کے مال ودولت کو کعبہ مقصود بنالیا، نہ اسلام کی صحیح ہمدردی ہے، نہ اسلام کی صحیح خدمت ہے، عیش وعشرت کی زندگی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ مٹھی بھر اسرائیل کا خطرہ وبالِ جان بنا ہوا ہے۔ یہ مانا کہ اسرائیل امریکہ کی دولت وایٹمی قوت اور برطانیہ کی سیاست وحکومت کے زیرِ سایہ زندگی بسر کررہا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت وعزت وجبروت کے سامنے ان دنیا والوں کی طاقت وقوت کی کیا حیثیت ہے؟! اگر مسلمانوں کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے قوی ہوجائے اور ربانی ہدایات وارشادات: ’’وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ ‘‘ پر عمل کریں تو دنیا میں سب سے باعزت قوم مسلمان ہوگی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا:

’’**یا أباعبیدة! اذا طلبتَ العزةَ باللّٰه أعزک اللّٰه، وإذا طلبتَ العزةَ بغیر اللّٰه أذلک اللّٰه۔**‘‘

(البدایة والنهایة، فتح بیت المقدس علی یدی عمر بن الخطاب، ج:۷، ص:۶۰، ط: مکتبة المعارف، بیروت)

’’اے ابوعبیدہ! جب تم اللہ تعالیٰ سے عزت کے طالب ہوگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت دیں گے اور جب غیر اللہ سے عزت چاہوگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل کردیں گے۔‘‘

یہ وہی ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہیں جن سے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’**کلنا قد غیرته الدنیا إلا أنت یا أبا عبیدة!**‘‘ (اسد الغابة فی معرفة الصحابةؓ، ج:۶، ص:۲۰۲، ط: دار الکتب العلمیة)

’’اس دنیا نے ہم سب کو بدل دیا ہے، مگر ایک آپ ہیں اے ابوعبیدہ!۔‘‘

میں تو سمجھتا ہوں کہ ہماری دنیا کی کامرانی وکامیابی کے دو پختہ اصول ہیں:

۱:......ظاہری مطلوبہ اسباب کی فراہمی میں پوری جدوجہد کرکے توکل واعتماد صرف حق تعالیٰ کی ذات پر ہو، اسباب پر مدار نہ ہو: ’’وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔‘‘ (ابراہیم:۱۱) ’’صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر مسلمانوں کا توکل وبھروسہ ہو۔‘‘

۲:......اصلاحِ اُمت کے لیے وہی قدیم ترین آسمانی نسخہ استعمال کریں جس سے اس اُمت کی پہلے اصلاح ہوئی تھی: ’’لن یصلح آخرَ ہٰذہ الأمة إلا ما أصلح أولَها۔‘‘

پاکستانی مسلمان من حیث القوم توبہ واستغفار کریں اور جتنا دین پر چلنا ان کے قبضہ وقدرت میں ہے، اس پر صحیح طریقے سے عمل کریں، نمازیں پڑھیں، حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں، تمام منکرات سے خود بچیں اور دوسروں کو بچانے کی کوشش کریں۔ الغرض خود معروفاتِ شرعیہ پر عمل کریں، دوسروں کو عمل کرنے کی تلقین کریں، منکرات سے بچیں، اوروں کو منکرات سے بچانے کی سعی کریں۔ سورۃ العصر میں حق تعالیٰ نے ان چار باتوں کا حکم دیا ہے، اس میں تقصیر نہ کریں، اگر ایسا ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ! بہت جلد نقشہ بدل جائے گا اور مایوس کن حالات ختم ہوجائیں گے، بفضلہٖ تعالیٰ۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ راقم الحروف کے نام ایک تازہ گرامی نامہ میں تحریر فرماتے ہیں:

’’آپ کے یہاں کے حالات کے لیے دعاؤں میں بہت اہتمام کررہا ہوں اور کرارہا ہوں، ایک آدھ دن کو آس کی خبر سنتا ہوں تو دو دن یاس اور نا اُمیدی کی۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے پاکستان کے حال پر رحم فرمائے۔ کتنی امیدوں اور دعاؤں کے ساتھ پاکستان بنا تھا اور حضرت مدنی جیسے حضرات نور اللہ مرقدہم اکابر کی زبان سے کئی دفعہ خود میں نے یہ فقرہ سنا کہ ابتداء میں تو ہم مخالف تھے اور ہماری رائے کے خلاف بنا، لیکن جب بن گیا تو اب اس کی سلامتی اور ان اُمیدوں کے پورا ہونے کے لیے دل سے دعا کرتے ہیں، جن اُمیدوں پر یہ قائم کیا گیا۔ حضرت مدنیؒ سے تو اس ناکارہ نے کئی دفعہ اس قسم کی دعائیں سنیں اور حضرت رائپوریؒ سے بھی اور دیگر اکابر سے بھی جو ابتداء مخالف تھے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم اور رحم سے اُن امیدوں کو پورا کرے جو اس سے وابستہ تھیں۔‘‘

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....